REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۰ اخاء ۱۳۳۸ ھش | ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل بعد دوپہر اعصابی بے چینی کی بہت تکلیف رہی ۔ رات نیند اچھی آ گئی

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ اکتوبر دس بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ دوپہر کے بعد اعصابی بے چینی کی بہت تکلیف شروع ہو گئی ۔ جو شام تک رہی ۔ رات نیند اچھی آ گئی ۔ جیسا کہ پہلے ایک رپورٹ میں لکھا جا چکا ہے عام جسمانی کمزوری بہت ہو چکی ہے جس کے باعث فکر ہے ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح ، ربوہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

عراق کے وزیر اعظم نے بالاخانے کے برآمدے میں ظاہر ہو کر عوام کو تسلی دی کہ وہ بخیریت ہیں

حملہ کرنیوالا ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا ۔ ملک بھر میں جلسوں کی ممانعت

بغداد ۹ اکتوبر ۔ وزیر اعظم عراق جنرل عبد الکریم قاسم پرسوں قاتلانہ حملے میں شدید مجروح ہونے کے تھوڑی دیر بعد بالاخانے کے برآمدے میں ظاہر ہوئے ۔ لوگ ان کی خیریت دریافت کرنے کی غرض سے قیام گاہ کے باہر بہت بھاری تعداد میں آ جمع ہوئے تھے برآمدے میں اس طرح ظاہر ہونے کا مقصد یہ تھا ۔ کہ وہ عوام کو یقین دلا سکیں ۔ کہ وہ بخیریت ہیں ۔ ای رات انہوں نے اپنے ریکارڈ کئے ہوئے ایک نشری پیغام میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ اپنی قوم کی خدمت کروں گا ۔ کسی قسم کے سامراج یا غداروں کی اس امر کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کریں ۔ انہوں نے مزید کہا ۔ آپ لوگوں سے میری اپیل یہ ہے کہ آپ اپنا شیرازہ منتشر نہ ہونے دیں ۔ اور مت بھولیں کہ جمہوریہ عراق کو ختم کرنے کے لئے سامراج بدستور سرگرم عمل ہے "

بغداد ریڈیو کی اطلاع کے مطابق جنرل قاسم کے علاج معالجے کے لئے ڈاکٹروں

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی آجکل علاج کی غرض سے لاہور میں قیام فرما ہیں ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی صحت کیلئے دعا کی درخواست

ربوہ ۹ اکتوبر ۔ کل دن بھر اور گذشتہ رات حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ بہتر رہی ۔ البتہ ابھی تک بازو میں درد کی کافی تکلیف ہے ۔ اور ہلکی ورم بھی ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے ۔ کہ وہ حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ بغیر کسی پیچیدگی کے پیدا ہونے کے کامل شفا عطا فرمائے آمین

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

سال رواں کیلئے تعلیم الاسلام کالج یونین کا پُر وقار افتتاح

ربوہ ۸ اکتوبر ۔ آج سوا بارہ بجے تعلیم الاسلام کالج یونین کی سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کی کابینہ کا افتتاح سادہ اور پُر وقار انداز میں ہوا ۔ ٹھیک سوا بارہ بجے محترم پرنسپل صاحب اور محترم پریذیڈنٹ صاحب یونین کی قیادت میں ممبران کابینہ کا جلوس ہال میں داخل ہوا ۔ تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے جب مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب پریذیڈنٹ یونین کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو سب حاضرین بیٹھ گئے ۔ اور کارروائی شروع ہوئی ۔ آغاز کار سیکنڈ ایر کے ایک طالب علم خلیل احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور ظفر اللہ صاحب ملک نے جناب پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی اور وائس پریذیڈنٹ کو کرسی صدارت پیش کی ۔ اور جب وائس پریذیڈنٹ کرسی صدارت پر بیٹھنے لگے تو دوبارہ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا ۔ اس کے بعد وائس پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی کابینہ کے ممبران کا باری باری تعارف کرایا ۔ اور نئے سال کا لائحہ عمل پیش کیا ۔ اس کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے

(باقی صفحہ ۶ پر)

مکرم شمس صاحب واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۹ اکتوبر ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ہفتہ عشرہ سے ملتان کے دورے پر گئے ہوئے تھے ۔ کل آپ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہوں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

جذبۂ خدمتِ خلق

مندرجہ ذیل ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ کی "سچی باتیں" سے لیا گیا ہے:-

"نیروبی (کینیا) کے انگریز گورنر سر ایولین بیرنگ جو ۵۸ سال کی عمر پوری کر کے آئندہ ہفتہ پنشن پر جا رہے ہیں کل (۲۷ ستمبر) کو سمندر کے کنارے مالنڈی میں پانی کی سیر دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک ہندوستانی لڑکی چیختی ہوئی آئی کہ اس کی دو سہیلیاں پانی میں ڈوبی جا رہی ہیں۔ سر موصوف فوراً پانی میں کود پڑے اور دونوں لڑکیوں کو اپنی لپیٹ میں لے ساحل کی طرف آنے لگے۔ لیکن موجِ مخالف بہت تیز تھی اور لڑکیاں خود بھی الجھ کر زور زور ہاتھ پیر پھینکنے لگیں اور ایک لڑکی ان کی گرفت سے نکل گئی۔ جب ساحل ۲۰ گز رہ گیا تو سر موصوف دوسری لڑکی کو لئے ہوئے تھک کر خود بھی ڈوبنے لگے۔ اس پر ایک اور انگریز کپتان رچی کود پڑا۔ اور وہ دونوں کو نکال لایا سر بیرنگ ضعف و تکان سے اب خود بھی زیر علاج ہیں۔ (خبر)

سن رسیدہ انگریز حاکمِ اعلیٰ کا معمولی ہندوستانی لڑکیوں کی خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دینا ہمارے حاکموں، امیروں، رئیسوں سب کے لئے بڑا درسِ بصیرت رکھتا ہے۔ انگریز قوم میں اور ہزار برائی سہی لیکن فرض شناسی کو جس طرح اس قوم نے اپنا لیا ہے۔ اس منزل تک پہنچنے میں ہمیں ابھی مدت درکار ہے"۔

ہمدردی بنی نوعِ انسان کی یہ ایک نہایت زندہ اور سبق آموز مثال ہے۔ دوسروں کے لئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دینا خدمتِ خلق کا ایک ایسا مظاہر ہے کہ انسان اس کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسے لوگ اگرچہ خال خال ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ ایسے لوگ زندہ اقوام میں زیادہ اور مردہ دل اقوام میں بہت کم پائے جاتے ہیں۔

قربانی کا مادہ جتنا کسی قوم میں زیادہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ قوم صحیح معنوں میں ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ آجکل یہ ایک عام رسم ہو گئی ہے کہ ہم بعض سیاسی خیالات کی وجہ سے یورپین اقوام خاص کر انگریزوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور مغربی تہذیب کی مذمت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انگریزی اخبارات میں بعض بداخلاقی کے واقعات پڑھ کر ہم فتوے دے دیتے ہیں کہ مغربی تہذیب خطرناک ہے اس سے بچنا چاہیئے حالانکہ جو باتیں اخبارات میں چھپتی ہیں وہ خود ان لوگوں کے لئے بھی "خبر" ہوتی ہیں۔ اسی لئے وہ اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں اور ہم ان خبروں کو لے کر تمام مغربی تہذیب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک دیتے ہیں۔

طرفہ تر بات یہ ہے کہ انہی اخبارات میں وہاں کی اچھی باتیں بھی شائع ہوتی ہیں لیکن ہم ان خبروں کو نظر انداز کر کے بزعم خود مشرقی اخلاق کی ہوا باندھنے کے لئے صرف بری خبروں کو چھیتے ہیں اور اس پر "مغربی تہذیب" کا بدنما لیبل لگا کر اپنے مجلوں ماہناموں ہفت روزوں اور روزناموں کی زینت بناتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اس سے ہماری سوسائٹی کو دہرا نقصان پہنچتا ہے۔

مغرب مادی ترقی میں اتنا اونچا پہنچ گیا ہے کہ ہم مشرقی گویا ابھی تحت الثریٰ میں ہی کہیں رینگتے ہوئے نظر آتے ہیں اسکا لازماً اثر یہ ہے کہ ہمارے عوام کے دلوں پر مغربی اقوام کی برتری کا خیال نامعلوم طور پر طاری ہو رہا ہے۔ جس کا اخلاقی لحاظ سے یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ باوجود مغربی تہذیب کی برائیاں اخبارات میں شائع کرنے کے اور اس کے خلاف ہر وقت پراپیگنڈہ کرتے رہنے کے غیر محسوس طور پر مغربی تہذیب ہمارے عوام کے رگ و پے میں اترتا چلا جاتا ہے اس طرح مغربی تہذیب کی جو برائیاں ہم واقعات کی صورت میں اپنے عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ بھی ہمارے عوام کو ان برائیوں کو اختیار کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وہ دل ہی دل میں کہتے ہیں کہ جب یہ لوگ ایسی برائیاں رکھتے ہوئے ترقی کر رہے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔

یہ درست ہے کہ ہمیں مغربی تہذیب کے برے پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن دیانت اور افادیت کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس کی اچھائیاں بھی اسی طرح اچھالیں جس طرح اس کی برائیوں کو اچھالتے ہیں۔ بلکہ چاہیئے کہ مغربی تہذیب کی اچھی باتوں کو زیادہ اچھالا جائے تاکہ ہماری اقوام بھی ان اچھی باتوں کو اپنائیں اور بری باتوں سے پرہیز کریں۔ یعنی ہمیں خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصول پر عامل ہونا چاہیئے۔

جہاں تک مذہبی اشاعت و تبلیغ کا تعلق ہے۔ اگر ہم یورپ کی گذشتہ چار پانچ صدیوں کی تاریخ کا اس نقطہ نظر سے ہی مطالعہ کریں تو ہمیں انتہائی قربانی کے ایسے واقعات نظر آئیں گے کہ جن کو پڑھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ پادری لوگ جن کو ہم اسلام کا بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ایسے لوگ ہوئے کہ جنہوں نے قربانی کے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ ہزاروں مرد اور عورتیں آپ کو ایسی ملیں گی جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر یسوع مسیح کا پیغام نہایت وحشی اقوام تک پہنچایا ہے۔ حالانکہ کئی سالوں تک وہ ان اقوام میں سے ایک نفس کو بھی عیسائی بنانے میں کامیاب نہیں ہوتے ان میں سے ایک پادری لونگ لٹن ہوتے ہیں۔ ان کی روئداد زندگی پڑھ کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کئی سالوں تک وہ افریقہ کے لق ودق صحراؤں اور جنگلوں میں تن تنہا پھرتے رہے۔ اور صرف گھاس اور پتوں پر گذارہ کرتے رہے۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ ایک وحشی قوم نے چار مغربی پادریوں کو جو ان میں تبلیغ کرنے گئے تھے۔ جان سے مار دیا تھا۔ لیکن یہ قوم کچھ ایسی زندہ واقع ہوئی ہے کہ ان کی بیویوں نے بجائے ماتم کی صفیں بچھانے کے یہ تہیہ کر لیا کہ وہ اس وحشی قوم کو ضرور تہذیب و تمدن سے آشنا کر کے چھوڑیں گی چنانچہ اب وہاں انہوں نے ہسپتال اور سکول جاری کئے ہوئے ہیں۔ یہ بطور نمونہ محض مشتے از خروارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات آپ کو عیسائی مشنریوں کی تاریخ میں ملیں گے۔

کوئی وقت تھا کہ مسلمان علماء بھی ایسی ہی قربانیاں کرتے تھے۔ چنانچہ خود برصغیر ہند میں ایسے اولوالعزم درویشوں کی یادگاریں قائم ہیں۔ سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ جن کا مزار داتا گنج بخش کے نام سے لاہور میں مرجع عوام و خواص ہے۔ ایسے ہی مرد میدان تھے جو سرحد پار سے آ کر محض اپنے مرشد کے حکم سے لاہور میں تبلیغ و اشاعت دین کے لئے وقف ہو گئے تھے۔ آپ کے پاس کوئی دولت نہ تھی نہ کسی قسم کی کوئی مدد آپ کی پشت پر تھی۔ شاید ایک لبادہ ہی آپ کی کل جائداد تھا۔ مگر آپ نے اس بے سر و سامانی میں جو کام کیا اس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے اس میں ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو کہتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کے پیچھے مغربی اقوام کی بے پناہ دولت ہے۔ حضرت داتا گنج بخش اور سینکڑوں دیگر درویشوں کی مثال سے جنہوں نے برصغیر ہند میں اسلامی مشن قائم کئے تھے۔ یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دل میں صحیح تڑپ موجود ہو تو ناداری اور مفلسی اس کام میں حائل نہیں ہو سکتی۔ آخر یہ درویش اپنے ساتھ کونسے خزانے لے کر آئے تھے۔ بلکہ ان کی حالت تو یہ تھی کہ بادشاہ اور امراء ان کو تھیلیاں پیش کرتے مگر وہ انہیں ہاتھ تک نہ لگاتے اور واپس کر دیتے۔ تاریخ اسلام میں آپ کو ایسے ہزاروں واقعات ملیں گے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ ان دنوں مسلمان قوم ایک زندہ قوم تھی اس لئے اس میں سے ایسے یگانہ روزگار انسان پیدا ہوتے تھے کہ جن کی نظیر سچ پوچھئے تو عیسائی پادری بھی قربانی و ایثار میں نہیں پیش کر سکتے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج "مغربی لوگ" عموماً ہم سے کہیں بہت زیادہ ایثار و قربانی کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ہم سے زیادہ زندہ تر ہیں اور ان کے مقابلہ میں ہم مردہ تر ہیں۔ اسلام وہی ہے اور اس کی زندگی کی اپیل بھی وہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ لوگ جن کے یہ امانت سپرد ہے۔ وہ شاید تھک گئے ہیں۔ آنحضرت صلعم کی احادیث میں جس قدر قربانی و ایثار کے نمونے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ وہ کم نہیں ہیں۔ جس مذہب کی ہدایت ہے کہ راستے میں سے کانٹے وغیرہ صاف کرنا بھی بڑی نیکی کی بات ہے۔ اس مذہب کی تعلیمات ایثار و قربانی کے لئے کیا ہوں گی۔

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع ــــ کا

افتتاحی اجلاس

انصار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس ۳۱ اکتوبر کو ہفتہ کے دن آٹھ بجے صبح منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

اس لئے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب ۳۰ اکتوبر کو جمعہ کی شام تک ضرور تشریف لے آئیں۔ تاکہ افتتاحی اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

میری زندگی کے بعض حالات

از محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵ء میں حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ نے (جو خاکسار کے نانا تھے) اپنی زندگی کے بعض حالات خاکسار کو لکھوانے شروع فرمائے تھے۔ افسوس ہے کہ وہ مکمل تو نہ ہو سکے۔ تاہم جس حد تک بھی لکھے جا سکے۔ وہ بہت مفید ایمان افروز اور دلچسپ ہیں۔ ان سے حضرت خان صاحب مرحوم و مغفور کے ابتدائی حالات اور ان کی زندگی کے متعدد اہم واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ جس سے ان کے کئی ایسے اوصاف و خصائل سامنے آجاتے ہیں۔ جو احمدی نوجوانوں کے لئے خاص طور پر قابل تقلید ہیں — یہ حالات جو ان کے اپنے الفاظ پر مشتمل ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خان صاحب رضؓ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ اور ان کے لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ خورشید احمد (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

میرے بعض دوستوں نے اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اپنی زندگی کے واقعات اشاعت کے لئے خود لکھوا دوں ممکن ہے ان کا مطالعہ کسی کو فائدہ پہنچا سکے۔ کم از کم اس میں غیر معتبر اور رطب و یابس قسم کے واقعات شامل نہ ہوں گے۔ احباب کی اس خواہش کی تعمیل میں صرف بعض چیدہ واقعات لکھوا دوں گا۔

ابتدائی تعلیم

میری تاریخ پیدائش ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۶ء ہے۔ ابتدائی زندگی ۹ برس کی عمر تک ایک گاؤں موضع صریح۔ ضلع جالندھر میں گزری جہاں میں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ یہ تعلیم میں نے اپنے والد مرحوم مولوی محمد دین صاحب (ولد غلام محی الدین صاحب حکیم) سے حاصل کی۔ اس کے بعد میں نے ایک سال سپیشل کلاس میں گزار کر انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آٹھویں جماعت تک علاوہ دوسرے مضامین کے فارسی کا علم بھی حاصل کیا۔ لیکن چونکہ درجہ مڈل کے بعد ہائی کلاسز میں فارسی کے پڑھانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے دوسری زبان کے طور پر مجھے عربی کے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بنیاد اس چیز کی رکھی گئی تھی۔ کہ جو سادہ بدھ قسم کا علم عربی زبان کا میں نے ان دو سالوں میں حاصل کیا۔ وہ آئندہ زندگی میں مجھے فائدہ دے سکے

میرے والد صاحب مرحوم کا نقطۂ نظر طالب علموں اور بچوں کے متعلق یہ تھا۔ کہ ان کی تادیب کے لئے سختی ضروری ہے۔ میں چونکہ ان کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ اس لئے ان کو پہلا تجربہ کرنے کے لئے مجھے ہی تختۂ مشق بننا پڑا۔ اپنی بچپن کی عمر میں تو قدرتاً یہ طریق مجھے ناپسند تھا مگر اصل بات یہی ہے کہ اس طریق نے کم از کم مجھے تو بہت ہی فائدہ پہنچایا۔ اور اس طریق عمل کی وجہ سے جو دینی اور دنیوی دونوں قسم کا فائدہ مجھے پہنچا۔ اس کے لحاظ سے میں اپنے آپ کو اپنے والد صاحب مرحوم کا بہت زیادہ شکرگزار پاتا ہوں۔ تعلیمی زمانہ گزارنے کے بعد جس محبت اور شفقت کا اظہار میرے ساتھ میرے والدین مرحومین کی طرف سے ہمیشہ ہوتا رہا۔ اس کو میں خدا تعالیٰ کا خاص انعام سمجھتا ہوں۔

میری دنیاوی تعلیمی ابتداء کا ذکر اوپر گزرا۔ اس کے بعد میں نے تعلیم جالندھر شہر میں پائی۔ جو میرے گاؤں سے ۱۵۔۱۶ میل کے فاصلہ پر تھا۔ میرے والد صاحب نے اپنے اوپر یہ لازم کیا ہوا تھا۔ کہ ہر ہفتے میری تعلیمی نگرانی کے لئے جالندھر پہنچ جاتے۔ اور دو راتیں گزار کر واپس تشریف لے جاتے۔ اس طرح سے میرے آٹھ جماعتیں پاس کرنے میں ان کا بہت سا دخل ہے۔

شرک سے نفرت

دینی لحاظ سے میرے والد صاحب کے معتقدات موحدانہ تھے۔ اس لئے میری مذہبی تعلیم میں شرک کو کسی طرح کا دخل نہیں ہوا۔ کیونکہ جس قسم کی تھوڑی بہت ملونی شرک کی ہمارے ننھیال یا ددھیال میں پائی جاتی تھی۔ اس کا مقابلہ میرے والد صاحب مرحوم بڑی سختی سے کرتے تھے۔ میری چھ برس کی عمر ہو جانے پر انہوں نے مجھے نماز کا سبق سکھانا شروع کر دیا۔ اور نمازوں کے پڑھنے کی تاکید بھی قدرتاً فرماتے تھے۔ اس ابتدائی تربیت کا اثر میری بعد کی زندگی میں رہا۔ بعد ازاں میرے احمدیت کو قبول کرنے میں بھی میرے والد صاحب کا بہت دخل تھا۔ (جیسا کہ آگے چل کر بیان کروں گا)

ملازمت

۱۸۹۰ء میں میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ لیکن قبل اس کے کہ پاس ہونے کی اطلاع ملتی۔ میرے ایک خالو کی سفارش پر سرکاری ملازمت کی پیشکش کی گئی۔ لیکن اس پہلے دفتر میں میں نے صرف چودہ پندرہ مہینے ملازمت کی۔ اس کے بعد میری تعیناتی انسپکٹر جنرل آف آرڈیننس کے دفتر میں ہو گئی۔ جو اس وقت تو کلکتہ میں تھا۔ مگر چند مہینے بعد راولپنڈی آجانے والا تھا۔ اس دفتر کا چیف کلرک ایک فوجی انگریز تھا۔ جو میرے ساتھ ہمیشہ ہی بڑی مہربانی سے پیش آتا رہا۔ اس دفتر میں میرے داخل ہونے سے قبل تمام سٹاف علاوہ چیف کلرک کے اور ایک اور انگریز کے تمام کا تمام بنگالی ہندوؤں پر مشتمل تھا۔ بنگالی ہندو کا یہ خاصہ ہے کہ وہ پنجابی ہندو تک کو بھی پسند نہیں کرتا۔ تو میرا وجود پنجابی مسلمان ہونے کی حیثیت میں ان کو کس طرح نہ کھٹکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور انگریز افسروں کے حسن سلوک کی وجہ سے میں نے وہاں کام بھی سیکھ لیا۔ اور ترقی بھی کرتا گیا۔ حتیٰ کہ چونکہ اس دفتر میں ہندوستانی کلرکوں کے لئے ایک اسّی (۱۸۰ روپے) کے گریڈ سے آگے ترقی بند کر دی گئی تھی۔ اس لئے فروری ۱۹۰۷ء میں مجھے فیروزپور کے قلعہ کا ہیڈ کلرک بنا کر وہاں تبدیل کر دیا گیا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاء میں انسان کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں

"فطرت انسانی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے۔ تاکہ اس کے جملہ قوٰے کی تکمیل ہو جاوے۔ یہی وجہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہوتا ہے۔ کہ وہ انسان کو بعض وقت ابتلاء میں ڈال دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں ہوتا۔ ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر وہ گھبرا جاتے ہیں اور خودکشی کرنے میں ہی آرام دیکھتے ہیں۔ لیکن انسانی روح تکمیل اور تربیت چاہتی ہے۔ کہ اس پر مختلف قسم کے ابتلاء آئیں۔ تاکہ اس کا اللہ تعالیٰ پر یقین بڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تاہم جن لوگوں کو اپنی عمر میں کسی قسم کی تکلیف اور ابتلاء کا سامنا نہیں پڑتا۔ ان کا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشات میں منہمک ہوتے ہیں۔ اور ان کا سر کبھی اوپر کی طرف نہیں اٹھتا۔ اور خدا تعالیٰ کا انہیں کبھی بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو انسانیت کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی بجائے ادنیٰ باتیں حاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ مصائب کے اندر ایمان اور ایقان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتی ہے جو دنیا کے اموال اور لذات میں کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ جو لوگ ابتلاؤں کی حالت میں استقامت سے کام لیتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ایمان اور ترقی کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵ و ۴۶)

مسلمانوں کی حق تلفی اور اس کے ازالہ کی کوشش

۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ میں نے ایک روز دفتر اکو اپنے دفتر کے چیف کلرک سے ملاقات کی اس ملاقات کا مقصد صاحب موصوف کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ آرڈیننس کے تمام محکمہ میں مسلمان کلرکوں کو بھرتی کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس وقت انسپکٹر جنرل آرڈیننس نے کے دفتر کو چھوڑ کر تمام محکمہ میں جو پور سے ہندوستان اور برما میں پھیلا ہوا تھا شاید صرف الہ آباد میں ایک مسلمان کلرک تھا جو کسی چھوٹے گریڈ میں متعین تھا چیف کلرک صاحب موصوف نے میری توقع کے مطابق یہی جواب دیا کہ مسلمانوں میں قابل لوگ ملتے ہی نہیں۔ میں نے ان سے کہا یہ غلط ہے۔ پندرہ بیس منٹ کی ملاقات میں میں نے ان کو قائل کر لیا کہ مطلوبہ لیاقت کے مسلمان کافی تعداد میں مل سکتے ہیں مگر ان کو دانستہ طور پر نہیں لیا جاتا۔ انہوں نے بہت ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اگر آپ اس مضمون کی درخواست پیش کریں تو میں اس کی حمایت کروں گا اور سرکلر جاری کر دیا جائیگا۔ کہ مسلمانوں کو ملازم رکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ان دنوں راولپنڈی میں تحصیلدار اور افسر مال مسلمان تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بعض مسلمان افسر تھے اور مسلمانوں میں ایک طرح کی تنظیم جیسی موجود تھی۔ میں نے جب مندرجہ بالا واقعہ کا دوستوں سے ذکر کیا تو تحصیلدار صاحب نے جو بہت فہیم اور تجربہ کار افسر تھے مجھے مشورہ دیا کہ سرکلر کے جاری کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ البتہ یہ کرنا چاہیئے کہ جہاں کہیں کوئی اسامی خالی ہو اس میں کوشش کر کے کسی مسلمان کو نوکر رکھوا دیا جائے۔ اس پر میں نے سرکلر کا خیال چھوڑ دیا اور تحصیلدار صاحب کے مشورہ پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیا۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس قدر کامیابی ہوئی کہ اسی انسپکٹر جنرل کے دفتر میں جہاں کلرکوں کی منظور شدہ اسامیاں تعداد میں صرف ۳۵ تھیں وہاں آخری نوکس جو یکے بعد دیگرے بھرتی کئے گئے وہ مسلمان تھے۔ چونکہ اس دفتر میں کلرکوں کی بھرتی کی آخری ذمہ داری انگریز چیف کلرک کی تھی اس لئے میرے اوپر کسی قسم کی بدنامی نہیں آسکتی تھی۔ گو آخری آدمی ملازم رکھے جانے پر کچھ لوگوں نے میرے خلاف شکایت کی۔ لیکن علاوہ اور وجوہات کے وہ اس لئے بھی کامیاب نہ ہو سکے کہ وہ آخری آدمی خود انسپکٹر جنرل کا آدمی تھا۔

فیروز پور میں تبدیلی

اس کے بعد میں فیروزپور میں تبدیل ہو گیا وہاں کے قلعہ میں بھی کوئی اور مسلمان کلرک نہ تھا۔ وہاں ہر سال چند مہینوں کے لئے عارضی طور پر دو کلرکوں کے رکھے جانے کی منظوری ملتی۔ میرا ارادہ تھا کہ ان میں سے ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم کو ملازم رکھوں گا۔ لیکن کسی ہندو کی درخواست ہی نہ آئی اس لئے دونوں مسلمان رکھنے پڑے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں کی بھرتی ہونی شروع ہو گئی۔ جو لوگ بھی ملازم رکھے جاتے تھے ان میں خاصہ حصہ مسلمانوں کا ہوتا تھا۔ اور چونکہ میں اس بات کی احتیاط کرتا تھا کہ جن مسلمانوں کو میرے توسط سے بھرتی کیا جائے وہ ایسے ہوں کہ وہ اپنی لیاقت اور محنت کے ساتھ جس جگہ پر ان کو لگایا جائے وہاں مضبوطی سے قائم رہ سکیں اس لئے جو شخص ایک دفعہ لگ جاتا تھا اس کو مستقل جگہ مل جاتی تھی۔ میرے خلاف عمر بھر یہ شکایتیں آتی رہیں کہ یہ شخص مسلمانوں کی بے جا طرفداری کرتا ہے۔ یہ شکایتیں اگر ان کی اوسط نکالی جائے تو فی سہ ماہی کم از کم ایک ہوتی تھی۔ یہ شکایتیں عموماً انسپکٹر جنرل صاحب کو بھیجی جاتیں۔ وہاں سے افسر قلعہ کے نام تحقیقات کے لئے آجاتیں۔ اس طرح قریباً ہر سہ ماہی میری کارگذاری کا جائزہ لیا جاتا۔ لیکن ہر دفعہ یہی رپورٹ یہاں سے جاتی کہ شکایت آمدہ بے بنیاد ہے۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری غلام حسین صاحب چاہلوی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں منٹگمری گئے ہوئے تھے کہ گردوں پر کاربنکل نکل آنے کے باعث بہت زیادہ بیمار ہو گئے ۲۳ ستمبر اور یکم اکتوبر کو سول ہسپتال میں ان کے دو کامیاب اپریشن ہوئے ہیں حالت خدا کے فضل سے روبہ صحت ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس مخلص اور کثیر العیال دوست کی جلد کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(مشتاق احمد باجوہ۔ ربوہ)

(۲) میرا بچہ منور احمد بعارضہ درد گردہ بیمار ہے سارے جسم پر ورم ہو گیا ہے۔ سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ پریشانی بہت ہے معزز بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ جلد میرے ننھے بچے کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم مرزا مبارک احمد حیدرآباد)

چوہدری عبداللہ خانصاحب مرحوم کی یادیں

(ایک عزیز احمدی دوست جناب صہبا اختر صاحب کراچی کے قلم سے)

نطق، جیسے ارغنوں — شعر، تصویرِ بتاں!
گفتگو، قند و نبات — شہد لب، شیریں زباں
خود ہی شمعِ انجمن — خود طوافِ دوستاں
اک تبسم زیرِ لب — روحِ دل کا ترجماں
دوستوں کی دوستی — برتر از سود و زیاں
ہر ضرورت مند پر — بے ضرورت مہرباں
زندگی بھر ساتھ ساتھ — اک گروہِ عاشقاں
پیار سے سمٹا ہوا — ایک بحرِ بیکراں
ایک مشتِ خاک میں — اک جہاں اندر جہاں
بزم ہو تو سانس سانس — اک حدیثِ دلبراں
رزم ہو تو عزم سے — دفعتاً آتش بجاں

فطرتاً خشبوئے گل
صورتاً سروِ رواں

صبح احمدِ پاک میں — ہر نفس رطب اللساں
دن ادائے فرض میں — صرفِ محنت بے تکاں
شام علم و شعر کی — صرفِ آشفتہ سراں
پھر حضورِ کردگار — رات بھر بیداریاں

اور اپنے دل میں چپ
ساحرِ خوابِ گراں!

احمدیت کے لئے — دل لہو، سینہ تپاں
منزلوں گردِ سفر — راہ کی دشواریاں
مشعلِ عزم و عمل — ربوہ ہو یا قادیاں
دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ — منقلب اک داستاں
جس کے اک اک حرف پر — احمدیت حکمراں
دل سا نازک آئینہ — سنگبارانِ جہاں
کیسے ہمت ہارتی — دین کی تاب و تواں
ہر قدم، ثابت قدم — ہر زماں، اک امتحاں
بجانِ احمد کا یقیں — بے نیازِ ہر گماں
حق کی عظمت کے لئے — یوں بھی دیکھا ناگہاں

پھول کی پتی سا دل
بن گیا کوہِ گراں!

چہرۂ مہتاب زرد — دامنِ شب خونچکاں
بجھ گئی وہ روشنی — رہ گیا باقی دھواں
وائے اے دنیائے دوں — تو ہے اور اہلِ فغاں
دیکھ اے چشمِ زمیں — دیکھ ظالم آسماں
آنے والے آئیں گے — جانے والا پھر کہاں
جو بہارِ بزمِ سخن — کل تلک تھا نغمہ خواں
میں اسی کا نوحہ گر — میں اسی کا نوحہ خواں
قلب سے پھوٹا لہو — آنکھ سے جوئے رواں
اس سیہ قرطاس پر — کیسے لکھوں الاماں

چودھری عبداللہ خاں

چودھری عبداللہ خاں

لنڈن میں مصر کا قائم کردہ اسلامی مرکز

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں حکومت مصر اور حکومت برطانیہ کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ حکومت مصر، حکومت برطانیہ کو اپنے دارالحکومت قاہرہ میں نہایت مناسب جگہ پر ایک عظیم الشان چرچ تعمیر کرنے کے لئے زمین دے گی اور حکومت برطانیہ اس کے بدلہ میں حکومت مصر کو اپنے دارالحکومت لندن شہر کے وسط میں عالی شان مسجد تعمیر کرنے کے لئے زمین دے گی۔ تا دونوں ملکوں کے درمیان روابط محبت و مؤدت ترقی کریں اور دونوں ملکوں میں مذہبی آزادی دنیا بچشم خود مشاہدہ کرے۔

دونوں حکومتوں نے اپنے معاہدہ پر عمل کیا۔ اور اس طرح حکومت مصر کو لنڈن کے وسط میں ایک وسیع بلڈنگ مل گئی۔ جس میں مسجد اور مسجد سے متعلقہ مکانات وغیرہ تعمیر کروانا مصر کے ذمہ تھا۔

اُس وقت کی مصر کی حکومت نے اپنے حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال وہاں مسجد کی تعمیر ملتوی رکھی جائے اور موجودہ بلڈنگ میں کچھ تبدیلی کرکے اسے "المرکز الاسلامی" (Islamic Centre) کا نام دے دیا جائے۔ اور وہاں حکومت مصر اپنا نمائندہ رکھے۔ جو مختلف ممالک سے لنڈن میں آنے والے مسلمانوں کا امام ہو! اور اسلامی ممالک کے سفراء و وزراء وغیرہ بھی وہاں آکر نمازیں و عیدین وغیرہ ادا کیا کریں۔

اب "اسلامی مرکز" کو قائم ہوئے تقریباً پندرہ سولہ سال ہو گئے ہیں مصری مسلمانوں کو اس سے خاص دلچسپی ہے۔ اس لئے ہر مشہور مصری کی عموماً یہ خواہش اور اور پروگرام ہوتا ہے کہ وہ لنڈن میں اپنے "اسلامی مرکز" کو دیکھے۔ جو چرچ کے لئے جگہ دے کر حاصل کیا گیا ہے۔

۱۹۵۴ء میں ڈاکٹر علی عبدالجلیل امنی صاحب پروفیسر آرٹس کالج عین شمس (مصر) کو حکومت برطانیہ کی طرف سے دعوت ملی۔ کہ وہ لنڈن میں سپریچوئل (روحانی) سوسائٹیوں کو آکر دیکھیں۔ اس دعوت پر ڈاکٹر صاحب موصوف مارچ ۱۹۵۴ء میں لنڈن گئے اور مارچ ۱۹۵۷ء تک (تین سال) وہاں رہے۔ اور وہاں کی چالیس سپریچوئل سوسائٹیوں کا مطالعہ و مشاہدہ کر کے ہالینڈ سے ہوتے ہوئے واپس اپنے ملک مصر میں پہنچے۔

مصر میں واپس آنے پر انہوں نے اپنے دوسو صفحہ کی ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے

"مشاھداتی فی جمعیات لندن الروحیۃ"

یعنی میرے لندن کے روحانی سوسائٹیوں کے چشم دید واقعات۔

اس کتاب میں انہوں نے لندن میں "اسلامی مرکز" کا بھی ذکر کیا ہے۔ ہم "اسلامی مرکز" کے متعلق آپ کے چشم دید واقعات کا ترجمہ ذیل میں بغیر کسی ردوبدل یا نوٹ کے درج کرتے ہیں ۔۔۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے مضمون کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) "المرکز الاسلامی فی لندن"

(لندن میں اسلامی مرکز)

(۲) "لا یعرف الروحیۃ...!"

(روحانیت سے ناآشنا)

آپ لکھتے ہیں:۔

"اسلامی مرکز" ایک دو منزلہ عمارت کا نام ہے۔ اس کے ساتھ ایک خالی قطعہ زمین بھی ہے۔ جس پر مستقبل قریب میں ایک مسجد بنانے کا ارادہ ہے۔ ایک جمعہ کے دن یعنی ۱۵ر فروری ۱۹۵۵ء کو میں وہاں پہنچ گیا۔ جب میں وہاں داخل ہوا تو مجھے وہاں کوئی شخص نظر نہ آیا۔ تمام کمرے مقفل تھے۔ دوسری منزل میں صرف ایک کمرہ کھلا تھا۔ میں وہاں چلا گیا۔ جب میں اس میں داخل ہوا۔ تو مجھے وہاں ایک شخص ملا۔ جس نے دوڑ کر سلام کہتے ہوئے میرا استقبال کیا۔ پھر میں وہاں کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنا ہاتھ ایک کتاب کی طرف بڑھایا جو وہاں قریب ہی میز پر پڑی ہوئی تھی۔ تا جمعہ کی نماز تک جو وقت باقی ہے اسے گزاروں لیکن ان صاحب (مسٹر محمد) نے مجھے اس مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا اور اس نے مجھ سے اپنا تعارف اس طرح کرایا کہ وہ اس مسجد کا محافظ ہے۔ اور ایک جرمن عورت سے شادی شدہ ہے اور اس کی اس جرمن بیوی سے سات بچے ہیں۔ اور وہ نہایت تنگدستی کی حالت میں ہے اور قابل امداد ہے

میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا اسے مسجد سے کوئی تنخواہ نہیں ملتی؟ اس نے جواب دیا: ملتی تو ہے مگر وہ اس کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ میں نے اس سے کہا۔ تم اس مرکز کے انچارج صاحب سے کیوں نہیں کہتے؟ اس نے کہا میں کہتا تو ہوں۔ مگر وہ جو رقم دیتے ہیں وہ نہایت قلیل ہے! اس کے بعد اس نے مجھے بلا توقف کہا۔ کیا آپ مجھے کچھ نہیں دیتے؟ میں بھی آپ جیسا مسلمان ہی ہوں!

یہ صاحب مسمی محمد اعلیٰ درجہ کا جسم رکھتا تھا۔ اور اس کے لئے یہ بات نہایت آسان تھی۔ کہ وہ جس جگہ چاہے کام پر لگ جائے چونکہ میں نے گذشتہ تین سالوں میں جو میں نے لندن میں گزارے تھے۔ کوئی گداگر نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے جب میں نے محمد سے یہ سوال سنا۔ تو میرے ہوش و حواس جاتے رہے۔ کہ ایسا شخص یہ پیشہ گداگری اختیار کرے۔ جو حد درجہ مکروہ ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا۔ اے خدا ہم (مسلمان) ہی کیوں اس گندہ مرض میں مبتلا ہوتے ہیں؟ کیا ہمارے مذہب (اسلام) نے گداگری اور اپنے آپ کو ذلیل کرنے کو جائز قرار دیا ہے؟

اس وقت مجھے ایک اور واقعہ بھی یاد آگیا۔ جو مجھے آج سے ایک سال قبل لندن کے ایک راستہ میں پیش آیا تھا میں نے دیکھا کہ یہی شخص راہگزروں سے مانگ رہا تھا۔ اور جب اس نے مجھے دیکھا تو میری طرف تیزی سے بڑھا۔ اور اپنی "ذہانت" سے معلوم کر لیا کہ میں مشرق کا باشندہ ہوں۔ اور فوراً اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا اور دریافت کیا کہ آپ عراقی ہیں؟ یا مصری؟ یا.... الخ؟ میں مسلمان ہوں اور بے کار ہوں اور اس وقت (مالی) مدد کا محتاج ہوں!

میں اس کی اس بات سے بہت متاثر ہوا اور فوراً اسے آدھا پونڈ (چھ روپیہ ساڑھے دس آنہ) دے دئے۔ لیکن اس کی اس سے تسلی نہ ہوئی اور کہنے لگا۔ کیا آپ مجھے پورا ایک پونڈ (تیرہ روپیہ پانچ آنہ) نہیں دیتے؟ اس پر میں نے معذرت کر دی اور چلا گیا۔

یہ گذشتہ واقعہ اس وقت جب میں "اسلامی مرکز" میں بیٹھا ہوا تھا۔ دوبارہ میرے سامنے آگیا۔ اس لئے مجھے اس شخص سے اور اس کے دیگر ہم جنسوں سے جو اسلام کے نام کو ذلیل کرتے ہیں اور شریف آدمیوں کے اندر یہ احساس پیدا کرتے ہیں۔ کہ مسلمان ایک سست اور گداگر قوم ہے۔ سخت نفرت ہو گئی!۔

تب میں نے اسے کہدیا کہ میں تمہیں کچھ نہیں دونگا۔ لیکن وہ اصرار پر اصرار کرنے لگا۔ اور میں انکار پر انکار! اور یہ بلا مجھ سے اس وقت ٹلی جب ایک اور زائر (وزیٹر) وہاں آگیا۔ اور یہ صاحب مجھے چھوڑ کر جلدی سے اس کی طرف بڑھے۔ میں ان کے آنے پر اس کمرہ سے باہر نکل آیا۔ تا یہ صاحب اپنے ڈرامائی انداز کو از سر نو آنے والے صاحب پر پیش کریں جو ممکن ہے پہلی دفعہ ہی اسلامی مرکز میں آئے ہوں یا غیر مسلم ہوں اور اس لئے تشریف لائے ہوں۔ کہ اس مذہب (اسلام) کے متعلق کچھ معلومات حاصل کریں

نماز (جمعہ) کا وقت ہو گیا۔ لیکن مجھے نماز وغیرہ کے متعلق کوئی آثار نظر نہ آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑے کمرہ کا دروازہ کھلا۔ اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس نے اپنی قمیص کی آستینیں چڑھائی ہوئی تھیں اور پتلون گھٹنوں تک اونچی کی ہوئی تھی اس کے سر پر رومال بندھا ہوا تھا اور پاؤں میں لکڑی کی چپلیاں تھیں یہ شخص ناک بھوں چڑھائے ہوئے تھا۔ اس نے انگریزی کے کرخت لہجہ میں غریب "محمد" کو کہا:۔

"محمد! محمد!! نماز کے لئے اذان دو!"

یہ کہکر یہ شخص اپنے کمرہ میں واپس چلا گیا۔ اور "محمد" نے سیڑھی پر کھڑے ہو کر اذان شروع کر دی۔ (باقی)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کیلئے چار تحریکات جاری ہیں ان کی شرح اسقدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی کیلئے بار نہیں ہو سکتی چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع بارہ آنے سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تا کہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اور پھر چند سال تک دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اور اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔

پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ نیز مجالس کی مفید سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے چندہ ماہوار کی ماہ بماہ ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے ہم نے حضور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ اور اسی کے مطابق مجلس انصار اللہ کی ان تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہونا چاہیئے جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء شوریٰ انصار اللہ کیلئے نمائندگان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع فرماویں

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

عہدیداران جماعت اور احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں!

احباب کو علم ہوگا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

اس سال سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہوگا۔ پس احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرما دیں۔ اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اُسے اُسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تاحال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی۔ تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان۔ نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں۔ اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرما دیں۔ جیسے کہ دوست جانتے ہیں۔ اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے۔ پس امید ہے۔ کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرما دیں گے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر بیت المال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کا بھی سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی لجنہ اماء اللہ کے نمائندہ کے نام سے مطلع فرما دیں۔ نیز اس موقعہ پر جو شوریٰ منعقد ہونیوالی ہے اس کے لئے تجاویز ارسال فرما دیں تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔

نیز اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ گذشتہ سرکلر کی ہدایات کے مطابق ارسال فرما دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج کی ہاکی ٹیم کے عہدیدار

تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم کے مندرجہ ذیل عہدیدار سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے منتخب کئے گئے ہیں

۱۔	کیپٹن	(یونیورسٹی ٹیم)	سعید احمد
۲۔	سیکرٹری	(یونیورسٹی ٹیم)	منور احمد
۳۔	کیپٹن	(سیکنڈری بورڈ)	مشتاق احمد
۴۔	سیکرٹری	(سیکنڈری بورڈ)	شجاع الدین

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی محمد عمر بشیر احمد صاحب آف ڈھاکہ کو کل سے سخت بخار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو صحت عطا فرمائے۔ (آمین) (مبارکہ بیگم از چنیوٹ)

۲۔ مستری عبد الغفور صاحب درویش کی پوتی آٹھ نو روز سے بخار اور پیچش میں مبتلا ہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(عبد الرشید خاں امرتسری ایریا فیکٹری ربوہ ضلع جھنگ
محلہ دار الرحمت غربی)

مکرم اقبال احمد صاحب ایاز مرحوم

میرے پیارے اباجان مکرم اقبال احمد صاحب ایاز ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بروز جمعہ بمطابق ۱۸ ستمبر بوقت چار بجے صبح اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے اور واقف زندگی تھے۔ جہاں بھی ملازمت کے لئے جاتے سیکرٹری مال کا کام سنبھال لیتے سلسلے کا کام بہت محبت اور دلچسپی سے کرتے ۱۶ سولہ سال کی عمر میں سیکرٹری مال کا کام سنبھالا۔ اور وفات سے چند روز بیشتر مذکورہ بالا عہدہ کے کاغذات پریذیڈنٹ کو واپس بھیج دیئے۔

نماز روزہ کے بہت پابند تھے۔ باوجود سخت بیمار ہونے کے بستر پر لیٹے لیٹے ہی اشاروں سے نماز ادا کرتے۔ ایک روز جبکہ سخت بیمار تھے۔ دو تین دفعہ نماز کی نیت کی۔ مگر زیادہ تکلیف ہونے کی وجہ سے نماز ادا کرنے سے قاصر رہے پھر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یا اللہ مجھے نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ پھر کچھ افاقہ ہوا تو مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی۔ جس وقت روح نے پرواز کیا اُس وقت بھی ان کے ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے۔ بہت کم گو صابر اور رحمدل تھے۔ اگر کسی نے تنگ بھی کیا تو صبر کے ساتھ درگزر کی۔ ہر وقت یہی دعا تھی۔ یا الٰہی مجھے صحت بخش تاکہ میں دین پاک کی خدمت کر سکوں۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے صحابیوں کی بہت قدر اور عزت کرتے ان کے پاس بیٹھتے اور ہر بات جو اچھی لگتی نوٹ کر لیتے۔ اور دینی کتابیں پڑھنے سے خاص دلچسپی تھی ہر ایک کے ساتھ سچی اور دلی محبت رکھتے تھے۔ اُن کی شرافت اور اخلاق کی وجہ ہے کہ قریباً قصبہ کے سارے لوگ باوجود غیر احمدی ہونے کے صحت کے لئے دعا کرتے۔ سکولوں میں بھی اعلان کیا جاتا اور سب لڑکے اُن کی تندرستی کے لئے دعا کرتے۔

جس دن وفات پائی سخت بارش ہو رہی تھی۔ اور باوجود اس کے ان کی میت ربوہ لے جانے کے لئے ٹرک کا انتظام غیر معمولی طور پر جلد ہوگا۔ صدقہ اور خیرات کے پابند تھے سادہ صحابیوں کا خاص خیال رکھتے اور ان کے حقوق بجا لاتے۔ ہمیشہ والدہ صاحبہ کو نصیحت کرتے اور کہتے کہ وقف زندگی کا اجر ضرور ملتا ہے۔ پھر حضرت صاحب کا فرمان دہراتے کہ وقف زندگی کرنے والوں کو سات سات نسلوں تک اپنے رزق سے خالی نہیں ہونے دیتے۔ ہم تین بھائی ایک بہن اور ہماری والدہ اُن کی یادگاریں ہیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے بھی دعا کریں اور ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔

(انتصار احمد از جابکے)

پتہ مطلوب ہے

مکرم مولوی جلال الدین صاحب ڈسکوی حوالدار جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتہ سے مطلع کریں اور اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر امور عامہ)

ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے خدام کیلئے ضروری اطلاع

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے سب خدام کی شمولیت لازمی ہے۔ اور کوئی خادم بجز اشد مجبوری کی حالت میں مکرم نائب صدر صاحب کی اجازت کے بغیر غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ دوران اجتماع میں گھریلو ضروریات کے لئے ضروری انتظامات ابھی سے کر لیں۔ تاکہ آپ کی غیر حاضری میں آپ کے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مثلاً بازار سے روزانہ کا سودا سلف لانا۔ عام مریضوں کو دوائی وغیرہ لا کر دینا۔ گائے بھینس کا دودھ دوہنا مویشیوں کے لئے چارہ لانا وغیرہ وغیرہ۔

اس سلسلہ میں میں اپنے انصار بزرگوں سے بھی درخواست کرونگا کہ وہ ہمارے اجتماع کے دنوں میں اپنے خدام ہمسائیوں کے گھر والوں کا خیال رکھیں گے۔ اور ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے تاکہ خدام پوری دلجمعی سے اجتماع میں شامل ہو سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی خلیل احمد صاحب کے ہاں ۹/۵۹ کو خدا تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ نو مولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے (آمین)

(ایم۔ اے۔ ناصر چک ۲۹ جنوبی سرگودھا)

درآمدی لائسنس جلد جاری کرنے کے آسان طریقے کا اعلان

نیا سسٹم کراچی میں یکم جنوری سے نافذ کیا جائیگا

کراچی ۸ اکتوبر: مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر تجارت نے درآمدی لائسنس جلد جاری کرنے کے نئے اور آسان طریقے کا اعلان کیا ہے۔ جسے انہوں نے لائسنس دینے کے طریقے میں انقلابی تبدیلی کا نام دیا۔ وزیر تجارت ایوان ہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے ہال میں تین سو کے قریب تاجروں اور صنعت کاروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر بھٹو نے کہا لائسنس دینے کا نیا طریقہ کراچی میں یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے نافذ کر دیا جائیگا۔ شروع شروع میں وہ صرف تجارتی لائسنسوں تک محدود ہوگا نئے طریقے کی غرض و غایت یہ ہے کہ پرانے طریقے کی ساری دشواریاں اور نقائص رفع کر دیئے جائیں۔ نئے طریقے کے مطابق درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کی طرف سے لائسنس دینے کی بنیاد کے اعلان ہونے کے چند گھنٹے کے اندر اندر درآمدی تاجر مقررہ قیمت کا درآمدی لائسنس حاصل کر سکیں گے۔

مسٹر بھٹو نے کہا جب سے انقلابی حکومت قائم ہوئی ہے وہ دفتری کارروائی کو سادہ اور سہل کرنے میں مصروف رہی ہے۔ تاکہ سرخ فیتے کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ تاجروں اور صنعت کاروں کو علم ہے کہ جب موجودہ درآمدی مدت کی درآمدی پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا۔ تو تین دن کے اندر اندر صنعتی لائسنس دے دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے بازار کی حالت پر نہایت اچھا اثر پڑا تھا۔ شروع شروع میں تاجروں اور صنعتکاروں کی طرف سے لاتعداد شکایات مل رہی تھیں کہ کسٹم کے اعتراضات سے بچنے کے لئے لائسنسوں میں جو ترمیمیں کرائی جاتی ہیں بعض ان کے لئے ہفتوں تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اب یہ ترمیمیں بہت جلد کی جا رہی ہیں اس سے پیشتر یہ دستور تھا کہ مغربی پاکستان کے تاجروں کو قیمتوں کی پڑتال کا سرٹیفکیٹ کراچی سے حاصل کرنا پڑتا تھا۔ جس کی وجہ سے بہت دیر لگ جاتی تھی اب قیمتوں کی پڑتال کا دفتر لاہور میں کھول دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تاجر لوگوں کو خواہ مخواہ جو زحمت گوارا کرنی پڑتی تھی۔ اس کا سد باب ہو گیا ہے اس کے علاوہ تاخیر کا بھی اب کوئی امکان نہیں رہا اب حکومت تاجروں سے مشورہ کر کے درآمدی تاجروں کی کیٹگریوں کو باہم ملانے کی سکیم تیار کر رہی ہے تاکہ ان کے کاروبار کی بڑی بنیاد معلوم ہو جائے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے تاجروں کے گروپ بنانے کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ بڑی بڑی کمپنیوں میں سامان درآمد کر سکیں۔ جس کے ادنیٰ اخراجات بھی معمولی برداشت کرنے پڑیں۔

مسٹر بھٹو نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ بعض حلقوں میں یہ خوف محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ تاجروں کی گروہ بندی چھوٹے تاجروں کے لئے موجب نقصان ثابت ہوگی۔ انہوں نے تاجروں اور صنعت کاروں کو اطمینان دلایا کہ چھوٹے تاجروں کے مفادات کو مجروح نہیں ہونے دیا جائیگا۔ آپ نے کہا کہ درحقیقت حکومت کا منشاء یہ ہے کہ چھوٹے تاجر درآمدی تجارت میں جائز حد تک پوری سرگرمی دکھا سکیں۔ چونکہ حکومت لائسنس یا سب آتھورائیزیشن کی شکل میں زرمبادلہ فراہم کرتی ہے۔ لہٰذا حکومت کو یہ یقین حاصل کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ یہ لائسنس اور آتھورائیزیشن صحیح اشخاص کو ملیں اور ان سے عوام کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملے

نیا طریقہ

مسٹر بھٹو نے کہا نئے طریقے کے نفاذ کے بعد لائسنسنگ کی بنیاد کا اعلان ہونے کے چند گھنٹے کے اندر اندر لائسنس لیا جا سکے گا۔ بعد میں امید ہے کہ اسے دونوں صوبوں میں بھی نافذ کر دیا جائے گا۔ اور بتدریج سارے ملک میں تجارتی لائسنسوں کے علاوہ صنعتی لائسنس بھی اسی طریقے کے مطابق دیئے جایا کریں گے۔ وزیر تجارت نے کہا درآمدی تاجروں کی کیٹگریوں کو باہم ملانے کے بعد انہیں نومبر کے آخر تک شائع کر دیا جائیگا۔ کیٹگریوں کی یہ کتاب سارے درآمدی تاجروں اور ایسے تجارتی بنکوں کے لئے فراہم کر دی جائیگی جو زرمبادلہ کا کاروبار کرنے کے مجاز ہیں۔ بنکوں کو لائسنس فارم دیئے جائینگے جو ان کے پاس تمسکاتی دستاویز کی حیثیت سے رہیں گے۔ جونہی درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کی طرف سے لائسنسنگ کی بنیاد کا اعلان کیا جائیگا۔ یہ بنک اپنے مؤکلوں کی درخواست پر لائسنس فارم پُر کریں گے۔ ان فارموں کے ذریعے آئیٹم نمبر درجہ بندی کے مطابق تاجر کی کیٹگری۔ درآمدی تاجر کا رجسٹریشن نمبر اور متعلقہ درآمدی مدت میں لائسنسنگ کی بنیاد پر درآمدی تاجر کا حصہ واضح کیا جائیگا۔ درآمدی تاجر اس فارم پر دستخط کریگا۔ اور بنک کی طرف سے اس دستخط کی تصدیق کی جائے گی۔ بنک کی طرف سے یہ بھی ذمہ داری لی جائے گی۔ کہ اس فارم میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے بنک ان ساری ذمہ داریوں کے سلسلے میں اپنی مہر ثبت کرے گا۔ اور فارم کی تکمیل کر کے درآمدی تاجر کی پاس بک کے ہمراہ

لائسنسنگ آفس بھیج دے گا۔ اس پاس بک میں درآمدی تاجر کا بنیادی حق مندرج ہوگا۔ پاس بک لائسنسنگ آفس کی طرف تیار کی جائیگی اور بنکوں کی وساطت سے رجسٹرڈ درآمدی تاجروں کو بھیجی جائے گی۔ لائسنسنگ آفس کا رسیدیں دینے والا کونٹر صبح کے وقت مقررہ اوقات میں بنکوں کی طرف سے مکمل کئے ہوئے فارم (جن کے ساتھ پاس بکیں بھی ہوں گی) وصول کرے گا۔ لائسنسنگ آفس کے لیجر میں پہلے سے متعلقہ درآمدی تاجر کے سارے متعلقہ کوائف مندرج ہوں گے وہ فارموں اور بکوں کی وصولی کے بعد فارموں میں دیئے ہوئے کوائف کا مقابلہ اپنے لیجر سے کرے گا اور درآمدی لائسنس پر دستخط کر کے متعلقہ سامان کی درآمد کی۔ اجازت دیدے گا۔ یہ آفس لائسنس پر درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کی مہر بھی لگا دے گا سٹیٹ بنک کا ایک نمائندہ لائسنسنگ آفس میں موجود رہے گا جونہی لائسنسنگ آفس کی طرف سے ضروری تصدیق ہو جائے گی اور سامان کے درآمد کی اجازت مل جائے گی۔ اسی وقت یہ فارم رجسٹریشن کے لئے سٹیٹ بنک کی طرف سے فارم پر رجسٹریشن نمبر درج کیا جائے گا۔ سٹیٹ بنک کی طرف سے فارم پر رجسٹریشن نمبر درج کیا جائے گا۔ اسی طرح رجسٹریشن کی تاریخ درج کی جائے گی۔ اور اس کے بعد تصدیق کے لئے سٹیٹ بنک کی مہر لگا دی جائے گی۔ اس مہر کے بعد فارم رجسٹرڈ منظور ہونے کے علاوہ قابل استعمال بھی سمجھا جائے گا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ یہ فارم اور پاس بک اس کے بعد لائسنسنگ آفس کے ڈیلیوری کونٹر پر پہنچ جائے گا۔ جہاں سے وہ اسی دن بعد دوپہر لیکن مقررہ اوقات میں بنک کے کسی بااختیار ایجنٹ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لائسنس کی ایکس چینج کنٹرول کاپی جس کے ذریعے آخرکار وصولی عمل میں آئے گی۔ بنک کے پاس رہے گی۔ بنک کی طرف سے کسٹم کاپی درآمدی تاجر کو مناسب وقت پر دی جائے گی تاکہ درآمدی تاجر کسٹم سے سامان وصول کر سکے جونہی لائسنسنگ آفس کی طرف سے بنک کو لائسنس مل جائے گا درآمدی تاجر بنک میں لیٹر آف کریڈٹ کھول لے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس طریقے کے تحت پہلے تجارتی بنک لائسنسنگ کی تیاری کے وقت اس کی پڑتال کرے گا۔ اس کے بعد لائسنسنگ آفس اس کی پڑتال اور تصدیق کرے گا۔ لائسنسنگ آفس میں ایک آڈٹ برانچ بھی ہوگی۔ جو تیسری دفعہ پڑتال کرے گی۔ یہ پڑتال لائسنس فارم کو سٹیٹ بنک کے حوالے کرنے سے پیشتر عمل میں آ جائے گی۔ جب لائسنس فارم پوری طرح مکمل ہو کر بنک کو واپس دیا جائے گا۔ اس پر تین مہریں لگی ہونگی۔

ہرٹر سے بیگ کی ملاقات

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ دسلی معاہدہ کی تنظیم (سنٹو) کے سیکرٹری جنرل مسٹر ایم اے او بیگ نے کل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر سے ملاقات کی کونسل کا اجلاس امریکہ میں منعقد کرانے پر امریکی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر بیگ نے بعد میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مسٹر ہرٹر سے میری ملاقات میں مسائل عام پر گفتگو ہوئی اور اس ملاقات کا مقصد کسی بات کا تصفیہ کرنا نہیں۔

کوئٹہ

ڈیری کی صنعت کو ترقی دینے کا منصوبہ

کوئٹہ ۸ اکتوبر۔ صوبائی حکومت کوئٹہ ریجن میں ڈیری کی صنعت کو فروغ دینے سے متعلق تدابیر پر عمل کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں علاقائی محکمہ پرورش حیوانات کو کافی مقدار میں ضروری سامان مہیا کیا گیا ہے یہ سامان پاکستان ہی میں تیار کیا گیا ہے اور اس طرح بیرونی زرمبادلہ کی کافی مقدار کی بچت رہی ہے۔ اس کے علاوہ اینمل ہسبنڈری کالج لاہور سے ایک کریم علیحدہ کرنے والی اور ایک مکھن تیار کرنے والی مشین عاریتاً لی گئی ہے

یہ اقدامات اس لئے کئے گئے ہیں کہ کوئٹہ ریجن میں جہاں کے ۷۵ فیصدی عوام بھیڑ بکریوں کو پالنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ ڈیری کی صنعت کو فروغ دینے کی کافی گنجائش موجود ہے۔

دریں اثنا اینمل ہسبنڈری کالج لاہور میں دودھ سے کریم نکالنے کی ایک خاص مشین لگائی جا رہی ہے۔ یہ مشین جو جرمنی کی بنی ہوئی ہے۔ دودھ کو غیر معین مدت تک محفوظ رکھ سکے گی۔ اور شدید گرمی کا بھی اس میں کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تین ہزار ڈالر کی مالیت کا ساز و سامان اس سے پہلے ہی آ چکا ہے اور باقی نصف سامان بہت جلد پہنچنے کی توقع ہے۔

یہ مشین اسی مقصد کے لئے خاص طور پر تعمیر شدہ ایک نئی عمارت میں نصب کی جائیگی جس کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس میں بجلی وغیرہ لگائی جا رہی ہے

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مڈل سکول کے امتحانات

لاہور ۸ اکتوبر۔ اگلے سال منعقد ہونے والے مڈل سکول کے امتحانات کے لئے ڈائریکٹر تعلیم لاہور ریجن نے داخلہ کی درخواستوں کے سادہ فارم جاری کر دیئے ہیں۔ جو طلباء امتحان میں بیٹھنا چاہتے ہیں انہیں کہا گیا ہے کہ وہ رجسٹرار ڈیپارٹمنٹل اگزامینیشنس ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ لاہور ریجن لاہور سے فارم حاصل کریں۔ یہ فارم متعلقہ ڈسٹرکٹ انسپکٹرز یا انسپکٹریس آف سکولز سے بھی مل سکتے ہیں

لیٹ فیس کے بغیر درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر اور لیٹ فیس کے ہمراہ ۳۱ اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔

پاکستان اور برما کی سرحدی صورت حال کی تحقیقات کیلئے کمیشن قائم کیا جائے گا

سرحدی تجارت بھی بڑھائی جائے گی، صدر ایوب اور وزیر برما کا مشترکہ اعلان

کراچی ۹ اکتوبر۔ کل صدر جنرل ایوب خاں اور وزیر اعظم برما جنرل نے ون کے دستخطوں سے مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعے دونوں ملکوں نے اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور برما کی سرحدی صورتِ حال کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم کیا جائے جو دوستانہ تعاون اور اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات کو سامنے رکھ کر مختلف مسائل کو حل کرنے کی تجاویز پیش کرے۔

دونوں ملکوں کے سربراہ اس امر پر بھی متفق ہو گئے ہیں کہ موجودہ معاہدہ رنگون کے مطابق ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل سطح پر دونوں ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنسیں وقتاً فوقتاً منعقد ہوتی رہنی چاہئیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کا ایک وفد برما بھیجا جائے جو برما کے ذمے پاکستان کے واجب الادا قرضے کی ادائیگی کے سوال کو آخری شکل دے۔ ساتھ ہی یہ وفد سرحدی تجارت کے سوال پر غور کرنے کے علاوہ دونوں ملکوں کے تجارتی توازن کے مسئلہ پر بھی حکومت برما سے تبادلہ خیالات کرے۔ جنرل نے ون حکومت پاکستان کی دعوت پر دو دن کے لئے کراچی آئے تھے۔ انہوں نے اس دوران میں صدر جنرل محمد ایوب خاں اور کابینہ کے ارکان سے تبادلۂ خیالات کیا۔ پاکستان کے صدر اور برما کے وزیر اعظم نے دوستانہ فضا میں گفت و شنید کی جس میں دونوں ملکوں کے سرحدی مسائل بھی زیر بحث لائے گئے۔ انہوں نے دونوں ملکوں کا باہمی تعاون بڑھانے کے سلسلہ میں بھی کئی اقدامات پر اتفاق کیا۔ صدر پاکستان اور وزیر اعظم برما کو غیر رسمی طور پر تبادلۂ خیالات کا جو موقع ملا ہے مشترک اعلان میں اس پر مسرت کا اظہار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے لیڈروں کے آنے جانے اور باہمی تبادلہ خیالات کرنے سے دونوں ملکوں میں خیرسگالی اور تعاون کا جذبہ بڑھے گا۔ دہلی کی اطلاع کے مطابق جنرل نے ون آج دوپہر کراچی سے دہلی پہنچ گئے۔

ایران کیلئے ڈھائی کروڑ ڈالر قرض

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ امریکہ نے ایران کے لئے اڑھائی کروڑ ڈالر قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ تین سو ساٹھ میل لمبی سڑکیں تعمیر کرے اپنے پیداواری علاقوں کو باہم ملائے جو اس وقت ریگستان اور پہاڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ ایران میں سڑکوں کی تعمیر کا ایک وسیع منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق چودہ سو میل لمبی پختہ سڑکیں بنائی جائیں گی ان کے لئے عالمی بنک سات کروڑ بیس لاکھ ڈالر قرض دے گا۔

جنرل عبدالکریم قاسم

(بقیہ صفحہ اول)

کا جو بورڈ مقرر کیا گیا ہے اس نے ایک بلیٹن میں بتایا ہے کہ وزیر اعظم کی حالت روبہ اصلاح ہے یاد رہے پرسوں ان پر کسی شخص نے بوگوں چلائی تھی۔ اس سے ان کا بایاں بازو ٹوٹ گیا تھا اور انہیں تین جگہ زخم آئے تھے۔ بغداد ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا ہے بیروت میں مبصروں نے کہا ہے کہ عراقی وزیر اعظم پر قاتلانہ حملے سے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ملک میں مضبوط مخالف تحریک موجود ہے۔ بظاہر امکان یہی ہے کہ اب ملک بھر میں سخت تشدد کیا جائیگا اور بغداد میں جو بے شمار قیدی کئی مہینوں سے معافی کا انتظار کر رہے ہیں انہیں جلد پھانسی دیدی جائے گی۔ دریں اثنا فوجی گورنر جنرل نے سارے عراق میں پبلک جلسوں اور پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین

(بقیہ صفحہ اول)

دعا کرائی اور اس طرح یہ مختصر لیکن پروقار تقریب جس کے ذریعہ یونین کی مجلس عاملہ نے عزم و یقین کے ساتھ اپنے فرائض سنبھالے اختتام پذیر ہوئی۔ ممبران کابینہ۔ ممبران سٹاف اور مہمانوں کی تواضع پرتکلف چائے سے کی گئی۔

کابینہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:۔

عہدہ	نام
وائس پریذیڈنٹ	جناب ابوبکر صاحب
سیکرٹری	صاحبزادہ مرزا انیس احمد صاحب
جوائنٹ سیکرٹری	رانا شکر اللہ صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری	انیس محمود صاحب
نمائندہ فورتھ ایئر	چوہدری محمد صدیق صاحب
″ تھرڈ ایئر	کلیم اللہ خاں کرشن
″ سیکنڈ ایئر	اقبال احمد صاحب
″ فرسٹ ایئر	عطاء المجیب راشد

(نامہ نگار)

راولپنڈی شہر اور چھاؤنی کو وفاقی دارالحکومت کے علاقے میں شامل کرنیکا فیصلہ

یونانی فرم کو نئے شہر کی منصوبہ بندی کا کام سونپ دیا گیا

راولپنڈی ۹ اکتوبر:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سطح مرتفع پوٹھوہار میں جو دارالحکومت تعمیر ہونے والا ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کے علاوہ بھی دو ہزار مربع میل علاقے کو وفاقی دارالحکومت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت کا علاقہ نئے تعمیر ہونے والے شہر سے قریب قریب جنوب مغرب کی طرف واقع ہو گا۔ اور اسی میں راولپنڈی کا موجودہ شہر اور چھاؤنی بھی شامل ہوں گے یاد رہے مرکزی حکومت بیس اکتوبر تک راولپنڈی میں منتقل ہونے والی ہے۔

ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شہری منصوبہ بندی کرنے والی ایک یونانی فرم سے درخواست کی گئی ہے کہ وفاقی دارالحکومت کے علاقے کی منصوبہ بندی کے سوال پر غور کرے اس فرم کے دو نمائندوں نے دارالحکومت کمیشن کے چار روزہ اجلاس میں بھی شرکت کی۔ حالات و کوائف سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ نئے شہر کی منصوبہ بندی کی موٹی موٹی باتیں مارچ تک سامنے آ جائیں گی۔ تعمیر کا کام اپریل ۱۹۶۰ء تک شروع ہو جائے گا اور حکومت کے بعض محکمے ۱۹۶۱ء کے آخر تک نئے دارالحکومت میں منتقل ہو جائیں گے۔

درخواستِ دعا

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صاحبزادی مبارکہ بیگم لاہور میں کافی دنوں سے بیمار تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب انہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اور ان کی والدہ محترمہ جو ان کی تیمارداری کی غرض سے لاہور گئی ہوئی تھیں۔ کہ اب واپس ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ احباب جماعت مبارکہ بیگم صاحبہ کی شفائے کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

میری لڑکی نسیم اختر بعارضہ ٹائیفائیڈ دو ہفتہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد یعقوب کاتب الفضل)

اعانت الفضل

مکرم خواجہ منیر الدین صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل نے اپنی محکمانہ ترقی کی خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی یہ خوشی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور آئندہ ترقیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴